كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

رسول اللہ ﷺ کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے

29 سوالات کے جوابات پر مشتمل

تجلیاتِ علمی

فی ردّ نظریاتِ سلوی

حصہ دوم

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی
امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

ناشر
مکتبہ مخدومیہ
(دربار شریف) سوکیں حافظاں نزد دیول
تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ (الطبرانی)

رسول اللہ ﷺ کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے

29 سوالات کے جوابات

پر مشتمل

تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی

جلد دوم

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

ناشر مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں نزد بیول تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

0300-9120291

نام کتاب.................. تجلیات علمی فی ردتحقیقات سلوی حصہ دوم

تصنیف: .... مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

اشاعت 2012ء

تعداد.................. 1100

قیمت.................. -/100روپے

مطبع.................. مکتبہ مخدومیہ (دربارشریف) سوئیں حافظاں تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ مخدومیہ۔ (دربار شریف سوئیں حافظاں) نزد بیول تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی۔
0300-9120291

(۲) جامعہ اسلامیہ سلطانیہ۔ مرکزی جامع مسجد منگلا کالونی واپڈا۔
0300-5160237

(۳) شاہد برادرز۔ برال منگلا کینٹ۔ 0344-5820132, 0544-639024

(۴) جامعہ قادریہ۔ نزد پیپسی کولا سمندری روڈ فیصل آباد۔ 0300-7614891

(۵) قریشی ہاؤس۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 0300-4186575

(۶) محمد وسیم اکرم نقشبندی بریلوی، گوجرخان 0301-5738038

سوال نمبرا ا:۔ خلاصہ سوال یہ ہے کہ نور محمدی ﷺ سیدنا آدم علیہ السلام سے پشت در پشت منتقل ہوتا رہا تقریبا یہ چھ ہزار کا دورانیہ ہے اس عرصے میں آپ ﷺ کو نبی کیوں نہ مانا جائے ؟ کیا آپ ﷺ کی حقیقت نوریہ سے نبوت سلب ہوگئی تھی ؟ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو اندریں صورت آپ ﷺ کو بالفعل نبی نہ ماننے والے پر کوئی فتوی لگانا ضروری کیوں نہیں؟

الجواب بعون اللہ جل جلالہ وبکرم رسول اللہ ﷺ :۔

انتقال نور محمدی کے دور میں بھی آپ پشت در پشت نبی تھے

رسول اللہ ﷺ کی حقیقت کو جاننا، سمجھنا مخلوق کے بس میں نہیں ہے جیسا کہ آقا ﷺ نے اپنے یار غار ممدوح کائنات سیدنا صدیق اکبرؓ کو فرمایا 'میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا' جب صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا ''متی وجبت لك النبوة '' آپ کیلئے نبوت کب سے ثابت ہے؟ تو آقا کریم ﷺ نے جواب دیا ''کنت نبیا و آدم بین روح والجسد '' واضح ہے کنت میں ت کا مصداق اور ت سے مراد روح مع الجسد ہے کیونکہ محل بیان سے بیان کی وضاحت ہو جاتی ہے ۔اور نبوت کا سلب جائز نہیں حوالہ گذر چکا ہے آپ ﷺ نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ آپ ﷺ عالم خارج میں بھی نبی ہیں جس طرح انسان کے اجزاء اصلیہ ہر حال میں قائم رہتے ہیں حالانکہ انسان وھی رمیم ہوجاتا ہے اسی طرح آقا کریم ﷺ کے جملہ اوصاف ہر حال میں قائم رہے اظہار اس وصف کا ہوا جس وصف کا اظہار مطابق تھا اور موافق تھا لہذا چھ سو سال کے دورانیہ میں رسول اللہ ﷺ کو بالفعل

ماننے میں کوئی استحالہ نہیں جس طرح شرح فقہ اکبر میں اللہ تعالی جل شانہ کے بارے میں عقیدہ بیان فرمایا کان اللہ خالقا ولم یخلق کان اللہ رازقا ولم یرزق یہ فقہ اکبر کی عبارت ہے علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں ای یحدث المخلوق ان یوجد المرزوق فھما من قبیل اطلاق المشتق قبل وجود المعنی المشتق منہ مطلب یہ کہ اللہ تعالی مخلوق کو ایجاد کرنے سے پہلے خالق تھا اور خالق ہے اور رزق ایجاد کرنے سے پہلے رازق تھا اور رازق ہے

ولعل الامام الاعظمؒ کرر ھذاالمرام لاعلام بان ھذاھو المعتقد الصحیح الذی یعتمدہ الخواص والعوام امام اعظمؒ نے ایک مقصد کا تذکرہ کیا یہ واضح کرنے کیلئے کہ یہ صحیح ثابت شدہ حقیقت ہے جس پر خاص وعام کو اعتماد کرنا چاہئے

وقال الزرکشی اطلاق نحو الخاق والرازق فی وصفہ سبحانہ قبل وجود الخلق والرزق حقیقۃ زرکشی نے کہا خالق اور رازق کا اطلاق خلق اور رزق کے وجود سے پہلے حقیقت ہے اگرچہ ہم صفات فعل کے حادث کے قول کرتے ہیں وایضا لو کان مجازا لصح نفیہ والحال ان القول بانہ لیس خالقا ورازقا وقادرا فی الازل امر مستھجن لا یقال مثلہ ولا یصح دفعہ بانہ لایقال اوجد المخلوق فی الازل حقیقۃ یہ اطلاق مجازی نہیں وگرنہ مجازی معنی کی نفی درست ہوتی ہے اور درست نہیں یہ کہنا کہ ازل میں خالق، رازق اور قادر نہیں انتہائی ناپسندیدہ قول ہے اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ ازل میں حقیقۃ اس نے مخلوق کو ایجاد کر دیا تھا آقا کریم ﷺ روز ازل سے روز قیامت تک نبی ہیں پیدائشی نبی ہیں آپ ﷺ اول الخلق، اول نبی ہوئے اس کے بعد مختلف مراحل سے گذرے ساجدین میں تقلب ہوا تمام

مراحل میں آپ بالفعل نبی ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کے بارے میں یہ کہنا کہ فلاں دورانیہ میں نبی نہ تھے بالکل غلط ہے اور بہت بڑی جرأت ہے اِنَّ الَّذِین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون

سوال نمبر 12:۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قصیدہ در مدح سرکار دوجہاں ﷺ یہ سوال انتہائی الجھاؤ کا شکار ہے۔ رسالہ سے تو کچھ واضح نہیں ہوتا کہ علامہ سلوی عاشقان رسول سے کیا سوال کرنا چاہتے ہیں البتہ تحقیقات کے صفحہ 75 تا 79 سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ سلوی کُنْتُ نَبِیًّا والی حدیث میں کُنْتُ کی ضمیر سے مراد سرکار دوعالم ﷺ کی مکمل ذات جسم بمعہ روح مراد نہیں لیتے بلکہ صرف اور صرف روح بمعہ جوہر نورانی مراد لیتے ہیں۔

اور اس پر استدلال سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے قصیدہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ جلد ہی علامہ سلوی جسمانی معراج کا انکار کرنے کی جرأت کریں گے اور سرسید احمد کی ہمنوائی میں کہیں گے بِعَبْدِہٖ سے مراد صرف اور صرف روح محمد ہے۔ روح بمعہ جسم ہرگز ہرگز مراد نہیں۔ لہٰذا معراج صرف روح مبارک کو نصیب ہوئی اور یہ روحانی اسراء ہے۔

علامہ سلوی اسی تسلسل میں اپنی کتاب کے صفحہ 77 پر لکھتے ہیں۔

''چھ ہزار سال کیلئے نبوت ورسالت کی نفی اور انکار اگر گستاخی اور بے ادبی نہیں ہے تو مزید چالیس سال شامل کرلینا کیونکر بے ادبی اور گستاخی قرار پائے گا''

صفحہ 79 پر مزید رقمطراز ہیں۔

''تو گویا آدم علیہ السلام کے روح اور جسم کی تخلیق اور آپ ﷺ کے جوہر نوری اور حقیقت

محمد یہ کی تخلیق کے درمیان ہزاروں سال بلکہ لاکھوں سال کا فاصلہ ہے اور آپ فرماتے ہیں اس وقت نبوت سے بہرہ ور کیا جا چکا تھا جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے اور روح اور جسد کے درمیان تھے''۔

اس قدر طویل عرصہ اور دراز زمانہ میں آپ کا نبی نہ بنایا جانا کیا یہ آپ کی کسر شان اور آپ کی توہین اور تحقیر، اساءت اور بے ادبی نہیں؟

الجواب بعون اللہ جل جلالہ و بکرم رسول اللہ ﷺ:۔

كُنْتُ نَبِيًّا سے مراد مکمل ذات مصطفےٰ ﷺ ہے نہ کہ صرف روح

كُنْتُ نَبِيًّا میں آپ ﷺ کی ذات مقدسہ (مکمل) مراد ہے کیونکہ آپ کا یہ ارشاد صحابہ کرام کی میں مجلس میں ہے اور صحابہ کرام میں سے کسی نے یہ وضاحت نہیں کی کہ كُنْتُ سے مراد صرف آپ کی روح اور جوہر نورانی ہے اور بس اور نہ ہی آقا کریم ﷺ نے خود ایسی وضاحت فرمائی اور نہ ہی اس حدیث شریف کے حوالہ سے کسی محدث نے یہ وضاحت فرمائی۔

یہ ایجاد بندہ ہے جس کا ذہن گندہ ہے۔

لہذا بہتر ہے ارشاد رسول کو من وعن تسلیم کر لیا جائے اور اس میں لا یعنی قسم کی تاویلات سے گریز کیا جائے۔ اور یہ یقین رکھا جائے کہ آپ ﷺ کی حقیقت تک رسائی جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے ممکن نہیں تو علامہ سلوی کس باغ کی مولی ہیں؟

باقی رہا علامہ سلوی کا ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بارے یہ ناپاک جملہ

''وہ چھ ہزار سال نبی نہ تھے اور لاکھوں سال تک نبی نہ تھے''

Butt

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

علامہ محمد اشرف سلوی نے رسول اکرم، شفیع، معظم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کا انکار کر کے ایک نئے فتنہ کا باب کھولا۔ علمائے اہلسنت نے فتنہ کے سد باب کیلئے تمام ممکنہ ذرائع استعمال کئے۔ حتی کہ پشاور کے ایک مولانا کو اس سلسلہ میں فریقین نے زبانی ،تحریری طور پر ثالث تسلیم کیا۔ پشاوری ثالث نے علامہ سلوی کے موقف کو موہم توہینِ رسالت قرار دے کر فیصلہ دیا

''کہ علامہ سلوی اپنی کتاب کو سمندر میں ڈبو دیں''۔

علامہ سلوی نے ان کے فیصلہ کو ''ہیرا پھیری'' قرار دے کر فتنہ کا دوبارہ دروازہ کھول دیا۔ اب کئی لوگ اس فتنہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ علامہ سلوی، سیال شریف سے سرگودھا اور سرگودھا سے اپنے آبائی گاؤں ''سلانوالی'' واپس تشریف لا چکے ہیں لہذا اب آپ کو سیالوی یا سرگودھوی کہنا ٹھیک نہیں اب آپ خالص سلوی (silvi) ہیں۔

آپ نے سلانوالی سے 31 صفحاتی ایک رسالہ حال ہی میں شائع کیا ہے اس رسالہ کا عنوان ہے

''نبوت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی (سلوی) کا نظریہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائش ہی سے بالفعل نبی ماننے والوں سے چند سوالات؟

8 صفحات تک علامہ سلوی نے اپنی رسوائے زمانہ، سراپا فتنہ کتاب ''تحقیقات'' سے من و عن عبارات نقل کی ہیں اور اس کے بعد فخریہ انداز میں بالفعل پیدائشی نبوت تسلیم کرنے

یہ سلوی کا اپنا نظریہ ہے کوئی عاشق رسول آپ ﷺ سے کسی لحہ کیلئے نبوت و رسالت کی نفی نہیں کرتا۔ جن مراحل سے گذر میرے آقا کا ہوا ان کو خود ہی تو بیان کر رہے ہیں اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آپ کے متعلق جو کچھ کہہ رہے ہیں مثلاً یہاں دنیا (عالم ظاہر) میں جلوہ گری سے پہلے آپ جنت کے درختوں کے سایہ میں تھے کشتی نوح پر آپ سوار تھے، نار نمرود میں آپ موجود تھے اس لئے نار نمرود ٹھنڈی ہو گئی تھی (حضرت سیدنا ابراہیم پر)

جس طرح سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اصلاب وارحام میں یہ بیان منتقلی کو ضمیر خطاب سے تعبیر فرمایا اور خود رسول اللہ ﷺ نے بھی ضمیر متکلم سے اپنی ذات کے مختلف انہی مراحل کو بیان فرمایا ان مراحل میں نبوت مصطفےٰ ﷺ کی نفی اور انکار کیلئے استدلال کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ جب تسلیم ہے کہ نبوت و رسالت ایسے اوصاف ہیں جو قابل سلب نہیں جو سلب کا قول کرے وہ کافر ہے۔

جو ذات ساری کائنات سے اوّل مخلوق ہو گئی جبکہ زمین و آسمان بھی موجود نہ تھے اور جب کہ قرآن پاک سے صاف معلوم ہوتا ہے۔

آپ اول المسلمین ہیں۔ آپ اول المؤمنین ہیں اور حدیث بتاتی ہے کہ آپ اول النبین ہیں۔ اگر اول المسلمین ہونے کا انکار نہیں تو اول النبین ہونے کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ اور کیوں انکار کیا جا رہا ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ علامہ سلوی کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قصیدہ کے اشعار سے آقا کریم ﷺ کی چھ ہزار سال یا لاکھوں سال نبوت کی نفی اور انکار باطل ہے اور یہ عقیدہ پہلی دفعہ علامہ سلوی کے دماغ میں اور ان کے ذریعے محمد سعید اسعد کے دماغ میں شیطان نے داخل کیا فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ۔